صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 26 فروری 2019ء بمطابق 20 جمادی الثانی 1440 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پانچ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا o يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا۔

(ترجمہ): خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے۔

جناب سپیکر جزاک اللہ

اراکین: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

Mr. Speaker: First of all, I welcome the professors and the students of Qurtaba University; today they are here to witness the assembly proceedings,. So, I welcome you from my Assembly and from all the Members. Ji, Nighat Orakzai Sahiba.

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، آپ نے مجھے وقت دیا۔ جناب سپیکر صاحب، پاکستان کی یہ صوبائی اسمبلی جو خیبر پختونخوا کے نام سے جانی جاتی ہے جناب سپیکر صاحب، یہاں پر ہر بیٹھا ہوا شخص بھارت کی اس بزدلانہ کارروائی کی مذمت کرتا ہے کہ جو آج صبح انہوں نے تین بجکر دس منٹ پر ان کے سولہ جہاز ہماری لائن آف کنٹرول کو عبور کر کے پاکستان آئے اور پھر جب ہمارے شیر دل جوانوں نے یہاں سے ہوائی پرواز ان کے پیچھے پکڑی تو وہ اپنا سارا سامان بزدلانہ طور پہ چھوڑ کے اور سپیڈ پکڑ کے بھاگ گئے۔ جناب سپیکر صاحب، اس اسمبلی سے ہم بھارت کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مودی سرکار کا جو الیکشن آرہا ہے وہ ان اوچھے ہتھکنڈوں سے نہیں جیتا جا سکتا، ہم ان کو یہاں سے یہ بھی پیغام دینا چاہتے ہیں کہ یہ پوری اسمبلی چاہے جس پارٹی سے جیسا کہ کل اکرم خان درانی صاحب نے بات کی کہ وہ جس پارٹی سے بھی ان کا تعلق ہے جو بھی یہاں پر بندہ بیٹھا ہوا ہے، ہم اس وقت پاکستان کی طرف سے ان کو یہ جواب دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کا ہر نوجوان، پاکستان کی ہر خاتون، پاکستان کا ہر مرد اپنے پرائم منسٹر چاہے ہمارے اس کے ساتھ دس ہزار اختلافات ہوں لیکن پرائم منسٹر کے ساتھ اور پاکستانی افواج کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور ہم بھارت کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان کی طرف اگر انہوں نے میلی نظر سے بھی دیکھا تو یہاں کا بچہ بچہ چاہے وہ بلوچستان سے ہو، چاہے وہ سندھ سے، چاہے وہ پنجاب سے، چاہے وہ پختونخوا سے ہو ،یہاں کا بچہ بچہ نکلے گا، ان کے پاس تو اتنا اسلحہ ہی نہیں ہے کہ جو ہمارے پاس ناجائز اسلحہ ہمارے پاس ناجائز اسلحہ گھروں میں پڑا ہوا ہے، ہم اس سے ان پہ وار کریں گے اور ان کے بچے بچے کو مودی کے ان تمام یاروں کو، ان تمام غداروں کو ہم مار کے اور اس پاکستان کی دھرتی کو کیونکہ یہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ پہ بنایا ہے اور مجھے وہ نعرہ بھی یاد ہے کہ بٹ کے رہے گا ہندوستان اور بن کے رہے گا پاکستان اور آج ہم یہ کہتے ہیں کہ پھر بٹ کے رہے گا ہندوستان اور بن کے رہے گا کشمیر پاکستان کا حصہ۔۔۔(تالیاں)۔۔۔ جناب سپیکر

صاحب، اس پہ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ ایک مشترکہ قرارداد لائی جائے تاکہ واضح پیغام بھارت کو ملے کہ پاکستان کے لوگ یکجا ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، نگہت اورکزئی صاحبہ، اکرم خان درانی صاحب اپوزیشن لیڈر۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر صاحب، آپ کا شکریہ، جناب سپیکر، ایک تو کل جس طریقے سے انڈیا کے جہاز آئے ہیں اور بڑی بزدلانہ کارروائی کر کے اپنا سامان بھی ویران جگہ پر گرا دیا ہے، ان کو بڑی شرمندگی ملی ہے اس کی ہم مذمت بھی کرتے ہیں اور اپنی سرزمین پہ پاکستان کا بچہ بچہ حکومت اور اپوزیشن یک جان ہیں۔ دوسری بات بھی میں کل کہنے والا تھا کل کے اخبار میں بڑی ہیڈ لائن تھی جو کہ ایک ضروری مسئلہ ہے کہ پراونشل گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ تین ہزار صوبائی ملازمین جو ہیں، وہ آسامیاں ختم کریں گے اور بجٹ پہ بھی کٹ لگائیں گے، یہ بجٹ بھی یہی پراونشل اسمبلی یہی پاس کرتی ہے اور آسامیاں پیدا کرنا بھی اسی اسمبلی کے بجٹ میں سے ہوتا ہے، میرے خیال میں انتہائی افسوسناک خبر ہے، ہم تو اس طمع اور اس امید میں تھے کہ ایک کروڑ نوکریاں ملیں گی، اس میں سے ان شاء اللہ یہاں پر لوگوں کو روزگار ملے گا، ابھی ایک کروڑ نوکریاں نہیں، ہماری اپنی جو وہاں پر تین ہزار اس صوبے کی آسامیاں ہیں، وہ ختم کر رہے ہیں اور جس طریقے سے مہنگائی بڑھ رہی ہے، ابھی یقین جانیئے جو بجلی کے بل آئے ہیں، گیس کے بل آئے ہیں تو میرے خیال میں گورنمنٹ اپوزیشن کو اور اسمبلی کو اعتماد میں لے اور یہ بتادے کہ یہ تین ہزار آسامیاں جو ختم کر رہے ہیں، یہ کونسی آسامیاں ہیں؟ ورنہ ہم سپیکر صاحب، ایک بھی آسامی ختم کرنے نہیں دیں گے، یہ ہم واضح کرنا چاہتے ہیں، غریب لوگ ہیں اس صوبے میں اور جس کی وہاں پر نوکری ہے، جس کی آسامی ہے، وہ ضرور ہمیں اعتماد میں لے لے اور ایک ایسی خبر ہے کل آپ نے بھی دیکھی ہو گی، انتہائی افسوسناک ہے یہ اور وہ جو ویژن تھا اور وہ گورنمنٹ کا کچھ پروگرام تھا، یہ تو بالکل اس کے خلاف ہے ہم تو یہی چاہ رہے تھے کہ ابھی کروڑ آئیں گی ابھی تین ہزار واپس لے رہی ہے، تو میرے خیال میں ایک غیر مناست بات ہے، تو اگر گورنمنٹ اس پر ہمیں بتادے کہ اخبار کی جو شہ سرخی ہے اور گورنمنٹ کی طرف سے وہ کون سی آسامیاں ہیں اور کیوں ختم کی جارہی ہیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، درانی صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر صاحب، مجھے اجازت دی جائے تاکہ -----

<u>جناب سپیکر:</u> جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب، اپوزیشن لیڈر کہتے ہیں کہ اگر اس کا جواب آ جائے حکومت کی طرف سے تو پھر آپ نے مجھے فلور دیا، میں اس کے بعد اپنی بات کر لوں گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں پہلے جو بات نگہت بی بی نے شروع کی ہے، اس پہ اظہار خیال دو چار لوگ کر لیں اور پھر اس کے بعد باقی چیزیں لے لیتے ہیں ورنہ سارا مکس ہو جائے گا۔

جناقب سردار حسین: صحیح ہے، اوکے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بالکل جس طرح نگہت بی بی نے پوائنٹ Raise کیا ہے اور میرے خیال میں اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے، یہ جو مرحلہ ہے، پاکستان ایک پرامن ملک ہے اور پاکستان کو بھی پرامن رہنا چاہیئے اور ہندوستان کو بھی پرامن رہنا چاہیئے اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دونوں ممالک کے آپس میں بہترین تعلقات جو ہیں یہ دونوں ممالک کے عوام کے مفاد میں ہیں لیکن کل جس طرح کا واقعہ پیش آیا ہے، میرے خیال میں پاکستان کی جتنی بھی سیاسی جماعتیں ہیں، پاکستان کے جتنے عوام ہیں، وہ تمام عوام، کروڑوں عوام جو ہیں وہ صرف ایک جھنڈا اٹھائیں گے اور وہ پاکستان کا جھنڈا ہو گا، ان شاء اللہ، یہ میسج ہندوستان کو بھی جانا چاہیئے اور ہندوستان کے علاوہ ساری دنیا کو بھی جانا چاہیئے۔ (تالیاں) اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے اور نہیں ہونی چاہیئے۔ اس طرح ہماری ریاست پاکستان کے ذمہ داروں نے ہندوستان پہ واضح کر دیا ہے کہ جس حملے کو وہ بہانہ بناتے ہیں، ان کے شواہد پاکستان کو وہ فراہم کر دیں اور میرے خیال میں وزیراعظم صاحب نے بھی ان کو واضح طور پہ بتایا ہے کہ آپ شواہد دیدیں، پاکستان پورا تعاون جو ہے وہ ہندوستان کے ساتھ کرے گا لیکن اگر ہندوستان میں انتخابات ہوں اور ہندوستان کے حکمران اپنے عوام سے ووٹ لینے کے لئے اشتعال انگیز بیانات یا اس طرح کی جو حرکات ہیں، ان کو استعمال کر کے ہندوستان کے عوام سے ووٹ لینا چاہتے ہیں تو ہمارے خیال میں یہ تعلقات کی ضرورت، بہتر تعلقات کی جو اہمیت ہے، اس کو سیاست کی بھینٹ نہیں چڑھانا چاہیئے جناب سپیکر، ہندوستان کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں، سفارتی تعلقات، سفارتی تعلقات کے ذریعے، سفارتی ذرائع کے ذریعے ممالک جو ہوتے ہیں، ریاستیں جو ہوتی ہیں ان کے بیچ، ان کے درمیان جو تنازعات ہوتے ہیں، غلط فہمیاں جو ہوتی ہیں، جس طرح کی بھی مشکلات اور مسائل ہوتے ہیں، ان کا ایک مہذب راستہ جو ہے ان کے حل کرنے کا موجود رہتا ہے جناب سپیکر، لہذا ہم تو یہی التجاء کریں گے اور بالکل جس طرح نگہت بی بی نے کہا ہے کہ اس اسمبلی سے بالکل قرارداد کو پاس ہونا چاہیئے، مرکزی حکومت سے بھی اور ہمیں میرے خیال میں اس جنگ میں نہیں پڑنا چاہیئے کہ ہم ملک کے ساتھ ہیں، ہم عوام کے ساتھ ہیں، ہم وزارت

عظمیٰ کی جو کرسی ہے اس کرسی پہ بھی جو بھی بیٹھا ہو، سارے ملک کے عوام، سارے ملک کے عوام اسی صورت حال میں وزارت عظمیٰ کے ساتھ ہیں، پارلیمان کے ساتھ ہیں، ریاست پاکستان کے ساتھ ہیں۔۔۔(تالیاں)۔۔۔تو یہی میں گزارش کرنا چاہ رہا تھا، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> محمود جان صاحب، محمود جان صاحب، آپ نے ٹائم مانگا تھا اسی موضوع پہ۔

<u>جناب محمود جان ڈپٹی سپیکر:</u> اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب، میڈم نے جو بات کی انہوں نے پورے عوام کی نمائندگی کی ہے، انڈیا اگر پاکستانی عوام کو للکار رہا ہے تو ان کو اپنا ماضی دیکھنا چاہیئے، کارگل کی وار ان کو یاد ہو گی، 65ء کی جنگ ان کو یاد ہو گی اور خاص کر میں اس فلور پہ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ایکس فاٹا کے غیور عوام وہ بھی ان کو یاد ہوں گے، جس دلیری سے انہوں نے ان کا مقابلہ کیا تھا اور ہمارے پی ایم صاحب نے جن واضح الفاظ میں انہوں نے کہا کہ اگر آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے تو ہمیں پیش کریں، ہم انوسٹی گیٹ کریں گے لیکن الزام تراشی سے کچھ نہیں ہوتا، آپ اپنے کو ڈھونڈیں، آپ کے اندر آپ کے لوگ جو ہیں آپ سے آزادی مانگ رہے ہیں، کشمیر کے لوگ آپ سے آزادی مانگ رہے ہیں، خالصتان کے لوگ آپ سے آزادی مانگ رہے ہیں تو ان کی آواز کو دبانے کے لئے آپ اس حد پہ آ گئے ہیں کہ الزامات پاکستان پہ لگا رہے ہیں لیکن یہ نہیں ہو گا۔ میڈم نے جس طرح کہا کہ جو نعرہ تھا کہ "بٹ کے رہے گا ہندوستان اور بن کے رہے گا پاکستان" تو میں کہتا ہوں کہ اسی طرح بٹ کے رہے گا ہندوستان اور پاکستان ان شاء اللہ آگے اور جائے گا اور کشمیر پاکستان کا حصہ بن کے رہے گا، ان شاء اللہ جی، تھینک یو ویری مچ۔

<u>جناب شیر اعظم وزیر:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

<u>جناب شیر اعظم وزیر:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

<u>جناب شیر اعظم وزیر:</u> جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں بھی اس سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> آپ بعد میں بات کر لیں نا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب، اگر آپ، نلوٹھا صاحب ایک منٹ تشریف رکھیں، شیر اعظم وزیر صاحب پہلی بات، میں نے مائیک نہیں دیا، پلیز مائیک بند کریں شیر اعظم وزیر صاحب کا، میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا

ہوں، شیر اعظم وزیر صاحب، کل جو آپ نے یہاں انتہائی بے ہودہ اور غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے، وہ چونکہ پشتو میں تھے، مجھے سمجھ نہیں آئے اور میرے سٹاف نے بھی Interpret نہیں کیا میرے لئے، اگر مجھے کل پتہ چل جاتا کہ وہ الفاظ آپ نے اس ایوان میں جہاں خواتین بیٹھی ہوئی ہیں، میرا تو اپنا سر شرم سے جھک گیا کہ ایک پارلیمنٹری لیڈر اس طرح کے الفاظ استعمال کرتا ہے خواتین کی موجودگی میں، لہذا آپ پورے ایوان سے معافی مانگو اس بات کے اوپر، تب میں آپ کو فلور دوں گا، ورنہ بالکل فلور نہیں دوں گا (تالیاں) اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر جناب شیر اعظم وزیر مائیک بند ہونے کے باوجود اپنی سیٹ پر کھڑے رہے اور مداخلت کرتے رہے)

جناب سپیکر: میں آپ کو بالکل فلور نہیں دونگا، اس طرح کی لینگویج اگر کل میں سمجھ جاتا، میں آپ کو ہاؤس سے آؤٹ کر دیتا، یہ کوئی بات نہیں ہے۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آج میں سمجھتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: بالکل موقع نہیں دوں گا میں آپ کو، میں نہیں دوں گا ایسی زبان آپ ایسے الفاظ، اس آگسٹ ہاؤس میں استعمال کرینگے جس میں خواتین بیٹھی ہوں، یہ میں بالکل، I will not allow you. یہ تو کل مجھے وہ الفاظ سمجھ آ جاتے، میں آپ کو ہاؤس سے آؤٹ کر دیتا، No, not allow you, no, no نلوٹھا صاحب

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، آج جس بات کی، جو واقعہ۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر اور مداخلت کرتے رہے)

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، بات کر لیں، تو اس کے بعد۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، جو واقعہ کل ہوا ہے، اس کی نشاندہی نگہت اورکزئی صاحبہ نے کی ہے اور۔۔۔

(س مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر اور مداخلت کرتے رہے)

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، آپ بات کر لیں، پھر اس کے بعد۔

سردار اونگزیب: مجھے بات کر لینے دیں، بعد میں آپ کر لیں۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، بات کر لیں۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، کل جو ہندوستان نے جارحیت کا مظاہرہ کیا ہے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی ہے اس کے جواب میں پاکستان آرمی نے جو جواب دیا ہے اور انہیں بھگایا ہے، میں اپنی پاکستان آرمی کو سلام پیش کرتا ہوں اور دنیا کو یہ میسج دینا چاہتے ہیں ہم پاکستانی، کوئی اختلاف پاکستانیوں میں نہیں ہے، جب بھی پاکستان کی طرف انڈیا میلی آنکھ اٹھا کے دیکھے گا، ہم سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح اکٹھے ہو جائینگے اور پاکستان آرمی، پاکستان آرمی کی پشت پر اس وقت پوری قوم کھڑی ہے، خدا کے فضل و کرم سے اور پاکستان آرمی دنیا کی مانی ہوئی آرمی ہے پاکستان کی، انڈیا یہ بات ذہن سے نکال دے کہ جب بھی الیکشن آتا ہے، جب بھی انتخابات آتے ہیں تو وہ پاکستان کی فضائی حدود، سرحدوں کی خلاف ورزی کر کے وہ الیکشن جیتنا چاہتا ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ مودی نہ صرف پاکستان کا بلکہ ہندوستان کا بھی دشمن ہے، ہندوستان کے عوام کا بھی دشمن ہے کہ دونوں ملکوں کو لڑانا چاہتا ہے، ہندوستان اور مودی صاحب، آپ کو پتہ نہیں ہے کہ آج پاکستان دنیا کی ساتویں ایٹمی قوت ہے، اگر پاکستان کے خلاف میلی آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی کوشش کی تو پاکستان منہ توڑ جواب اس کا دے گا اور میں یہ کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہمارے پاکستانیوں کے اندر کوئی اختلافات نہیں ہے، ہم سیاست پاکستان کے اندر کرینگے لیکن اپنے دشمن کو جب جواب دینے کا وقت آیا تو پوری قوم ان شاء اللہ اکٹھی ہو گی اللہ کے فضل و کرم سے۔

جناب سپیکر: فضل الہیٰ صاحب۔

جناب فضل الہیٰ: شکریہ جناب سپیکر، جیسے میرے بھائیوں نے بات کی ہے جناب سپیکر۔

(مداخلت)

جناب شیر اعظم وزیر: جناب، مجھے موقع دیں، میں پارلیمانی لیڈر ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کو پارلیمانی لیڈر نہیں مانتا، جو آپ نے کل اس فلور پر Language use کی ہے، You are no more Parliamentary leader, this is my order. آپ لوگ بچوں کی اسمبلی سمجھتے ہیں اس کو، کیا مذاق سمجھتے ہیں اس اسمبلی کو آپ؟

جناب فضل الہیٰ: جیسے میرے بھائیوں نے بات کی ہے ہندوستان اور پاکستان کے بارے میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں آج کے سیشن میں آپ کو بالکل فلور نہیں دونگا، معذرت بھی کرواؤنگا اور آج کے سیشن میں فلور بھی نہیں دونگا، معذرت بھی کرواؤنگا اور فلور بھی نہیں دونگا۔

جناب فضل الٰہی: میں یہاں پر آپ کو ایک بات بتانا چاہونگا، میں تو ایک سیدھا سا انسان ہوں، ایک سادہ سا بندہ ہوں، اتنا نہیں سمجھتا ہوں لیکن آج کا دور میڈیا کا دور ہے جناب سپیکر، آج کا دور میڈیا کا دور ہے، کوئی بھی اگر ایک قدم اٹھاتا ہے تو جناب سپیکر، کوئی بات چھپی نہیں رہتی ہے۔ ہندوستان جو پاکستان پر الزامات لگا رہا ہے، میں الزام نہیں لگاتا ہوں، میں حقیقت میں بات کر رہا ہوں، یہاں پر افغانستان میں لال پورہ تحصیل ہے اور میں پہلے بھی بات کر چکا ہوں کہ یہاں پر ہندوستان کے اڈے موجود ہیں اور وہاں سے ہم پر یہاں پر دھماکے کئے جا رہے ہیں، ٹارگٹ کلنگ جو ہماری پولیس اور آرمی کو شہید کیا جا رہا ہے، یہ ہندوستان، میں چیلنج کرتا ہوں، ہندوستان اس میں ملوث ہے اور اس کے اڈے ہیں، تحصیل لال پورہ میں اڈے ہیں۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ بلوچستان میں بھی ہندوستان کارروائیاں کر رہا ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ افغانستان میں اور بلوچستان میں جو انڈیا کی فورسز اور انڈیا کے ایجنٹس وہاں پر پاکستان کی پاک سرزمین پر ان کے خلاف کام جو کر رہے ہیں، صرف اور صرف دنیا کو یہ ناکام تاثر دینے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ پاکستان نے ادھر حملہ کیا ہے، ادھر حملہ کیا ہے لیکن میں آج اس فلور سے اقوام متحدہ اور تمام ان عالمی تنظیموں سے درخواست کرتا ہوں کہ ہندوستان، میں تیار ہوں، ایک ایک اڈا میں میں افغانستان جانے کے لئے تیار ہوں کیونکہ ہم نے قسم کھائی ہے کہ دھرتی کو ہم ان شاء اللہ، اپنے خون سے دفاع کرینگے، اپنے سینے پیش کرینگے اور ہم خود پاکستان آرمی اور فورسز اور ڈیفنس کے ساتھ کھڑے ہیں، ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

جناب شیر اعظم وزیر: جناب سپیکر، مجھے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب عنایت اللہ: زه ورته ریکویسټ کومه، ستا د پاره ورته کومه،

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب، تھینک یو، عنایت اللہ صاحب، آپ کی لیڈر اور کزئی بات کر چکی ہے، نگہت اورکزئی پیپلز پارٹی کی طرف سے بات کر چکی ہے (مداخلت) صرف پارلیمانی لیڈر کا یہ حق نہیں ہے سب کا حق ہے۔

جناب عنایت اللہ: میں بات کرونگا، ما تہ پریږدہ ، میں بات کرونگا لیکن میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ان کو ایک دو منٹ دے دیں تاکہ وہ اپنی پوزیشن بھی کلیئر کر سکیں۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب، دیکھیں جو لینگوئج انہوں نے کل Use کی ہے، آپ بتائیں کہ اس فلور پر ایسی زبان؟

جناب عنایت اللہ: وہ اس کی معذرت کریگا۔

جناب سپیکر: میں تو کل سمجھا نہیں ان الفاظ کو میں ان کو کل ہی ہاؤس سے آؤٹ کر دیتا، یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔

جناب عنایت اللہ: نہیں، وہ اس پر معذرت کرے گا۔

جناب سپیکر: آپ کریں عنایت اللہ خان صاحب، اور اس کے بعد۔

جناب عنایت اللہ: ان کو تھوڑا موقع دے دیں، ایک دو منٹ وہ بات کرلیں، اس کے بعد۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ صاحب۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین اکٹھے کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: بیشک وہ واک آؤٹ کر دیں، کرنے دیں واک آؤٹ ان کو، عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میری گزارش ہے، ان کو دے دیں، دے دیں۔

جناب سپیکر: اگر اپوزیشن اس غیر پارلیمانی شخص کی حمایت کرتی ہے تو دس دفعہ کرتی رہے، نہیں، میں نہیں مانوں گا۔

No, not allowed میں نہیں Allow کرونگا آپ کو، یہ کوئی لینگوئج ہے فلور کے اوپر use کرنے کی؟

(شور)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین اکٹھے کھڑے رہے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ Please take your seats، شیر اعظم وزیر صاحب، اس ہاؤس اور پورے صوبے کے عوام سے معافی مانگیں، کل کے الفاظ کے اوپر۔

جناب شیر اعظم وزیر: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ Thank you very much, Mr. Speaker, to give me the Floor. سب سے، پہلے بالکل میں معذرت کرتا ہوں کہ اگر میرے منہ۔۔۔(تالیاں)۔۔۔ سے ایسے الفاظ نکلے ہوں کہ کسی کے احساسات

مجروح ہوئے ہوں، حالانکہ یہ International proverb ہے، یہ گیڈر والا مسئلہ، یہ گیڈر والا مسئلہ International proverb ہے، آپ کو کسی نے غلط سمجھایا ہے، میں نے تو۔۔۔(قہقہے)۔۔۔ میں نے تو، Excuse me، میں کہنا چاہتا تھا اور دوسری بات۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کا مائیک بند کر دیں۔

<u>Mr.Sherazam Wazir</u>: Excuse me.

<u>جناب سپیکر:</u> ان کا مائیک بند کر دیں، ان کا مائیک بند کر دیں، آپ انٹرنیشنل لیول پر جا کر بات کریں، Set down, please اس پر آج کے واقعے پر جو ڈیبیٹ ہوئی ہے، حکومت اور اپوزیشن مل کر ایک جوائنٹ ریزولیوشن لے آئیں انڈیا کی مذمت کے لئے، جی۔

<u>جناب شیراعظم وزیر:</u> جناب سپیکر، آپ نے موقع نہیں دیا مجھے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، اور یہ ٹھیک ہونے والے آدمی نہیں ہیں یہ اب انٹرنیشنل مثالیں دیتے ہیں ہمیں، آپ ریزولیوشن لے آئیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

<u>Mr. Speaker</u>: Now, the Questions Hour, Mohtarma Sobia Shahid, Sobia Shahid Sahiba Question No 86, دیکھیں، آپ یوں کرینگے، میں ہاؤس ایڈجرن کر دونگا۔ I will adjourn the House.

* 786 _ <u>محترمہ ثوبیہ شاہد:</u> کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں پجگی روڈ سے ورسک روڈ تک رنگ روڈ کی تعمیر شروع کی گئی اور زمین مالکان کو پیسے بھی دیئے گئے؛ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ روڈ پر کب سے کام شروع کیا گیا اور کب تک مکمل ہوگا؛

(ii) مذکورہ روڈ میں جن جن مالکان کی زمین آئی ہے، زمین خسرہ نمبران کی ولدیت، شناختی کارڈ نمبران کو دی گئی رقم کی ایوارڈ وائز تفصیل فراہم کی جائے نیز جن جن مالکان کو زمین کے پیسے نہیں دیئے گئے ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب شہرام خان (وزیر بلدیات):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) رنگ روڈ از پجگی روڈ پر تعمیراتی کام کا آغاز مالی سال 2015-16ء میں ہوا اور دسمبر 2018ء کے اوائل میں مکمل ہو چکا ہے۔

مالکان اراضی، ادائیگی رقوم وغیرہ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، میں مطمئن ہوں، میں مطمئن ہوں جواب سے۔

جناب سپیکر: 786 پر آپ مطمئن ہیں، تھینک یو کوسچن 787، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 787 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں میونسپل کارپوریشن کے تحت مختلف سکولز اور کالجز موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں اور کالجوں میں کافی تعداد میں طلبہ وطالبات زیر تعلیم ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو میونسپل کارپوریشن کے تحت کتنے سکول اور کالج کام کر رہے ہیں، نیز، ہر ایک کی الگ تفصیل فراہم کی جائے، نیز Prep سے میٹرک تک کے طلباء وطالبات سے کتنی ماہانہ ٹیوشن فیس لی جاتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ضلعی حکومت کی زیر نگرانی دو عدد سکول / کالج اور ایک عدد ڈگری کالج ہے جن میں کل 2891 طلباء وطالبات زیر تعلیم ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 میونسپل انٹر کالج برائے طالبات شاہی باغ پشاور کل تعد 1163

2 میونسپل انٹر کالج برائے طلباء وزیر باغ پشاور کل تعداد 1040

3 سٹی ڈسٹرکٹ ڈگری کالج برائے طالبات کل تعداد 688

نیز Prep تا میٹرک ماہانہ ٹیوشن فیس وصولی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1 Prep تا کلاس چہارم	700 روپے
2 کلاس پنجم	850 روپے
3 کلاس ششم تا کلاس ہفتم	950 روپے
4 کلاس ہشتم تا کلاس دہم	1000 روپے

اس کے علاوہ ٹی ایم اے چارسدہ کی زیر نگرانی ایک عدد سکول، میونسپل پبلک ہائی سکول برائے طلباء عمر آباد، چارسدہ میں چل رہا ہے جس میں کل 767 طلباء زیر تعلیم ہیں، نیز Prep تا میٹرک ماہانہ ٹیوشن فیس وصولی کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 Prep تاکلاس سوئم 550روپے

2 کلاس چہارم تاکلاس پنجم 600روپے

3کلاس ششم تاہفتم 650روپے

4کلاس ہشتم 700روپے

5کلاس نہم تاکلاس دہم (آرٹس گروپ) 700روپے

6کلاس نہم تاکلاس دہم (سائنس گروپ) 750روپے

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب،اس سے بھی مطمئن ہوں، جواب سے۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔کوئسچن 809، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور کے بعد میں آپ کو ٹائم دونگا، اب تو کوئسچنز آور شروع ہوگیا، اب تو 809، کوئسچنز آور کے بعد میں آپ کو ٹائم دے دونگا اور نگزیب نلوٹھا صاحب، شیر اعظم وزیر صاحب کوئسچنز آور کے بعد میں آپ کو ٹائم دے دونگا، سردار اورنگزیب نلوٹھا، 809۔

* 809 _ سردار اورنگزیب: کیاوزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا ڈی جی کون ہے، اس کی قابلیت کیا ہے، یہ کتنے عرصے کے لئے مذکورہ ادارے میں بحیثیت ڈی جی تعینات ہوا، نیز اس کی تنخواہ و دیگر مراعات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): (الف) گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی ایبٹ آباد کے ڈی جی کا نام رضا علی حبیب ہے جو کہ سی سی ایس آفیسر ہے اور دفتر ہذا میں Deputation پر صوبائی گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا نے تعینات کیا ہے، جسکی بورڈ آف گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی نے باقاعدہ تین سال کے لئے تعیناتی کی منظوری دی ہے، اس کے علاوہ تعلیمی قابلیت مندرجہ ذیل ہے،

(الف) ایم ایس (MS in Project Management) پراجیکٹ مینجمنٹ (CASE Institute of Technology Islamabad)

(ب) بی ایس (Computer System Engineering) (University of Engineering and Technology Peshawar)

اس کے علاوہ دوران ملازمت مندرجہ ذیل گورنمنٹ سرٹیفائیڈ کورسز (LUMS) سے کئے ہیں۔

(الف) ہیومن ریسورس اینڈ ڈیویلپمنٹ۔

(ب) مانیٹرنگ اینڈ ایویلویلیشن۔

(ج) فنانشل مینجمنٹ (ایف ایم)۔
مندرجہ بالاافسر کی تنخواہ دیگر مراعات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔
(الف) تنخواہ 121,011-00 روپے ماہانہ ہے (ایک لاکھ اکیس ہزار گیارہ روپے)
(ب) گاڑی نمبر 1579 Toyota Vigo بمعہ ڈرائیور بحیثیت ڈی جی اور ادارے کے پرنسپل اکاؤنٹنگ آفیسر الاٹ کی گئی ہے جبکہ مذکورہ افسر کو رہائش کی سہولت میسر نہیں ہے۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: جی جی، سپیکر صاحب، میں نے یہ ایک چھوٹا سا کوئسچن، اس کے جواب میں جو تفصیل محکمے نے دی ہے، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ جو موجودہ ڈی جی انہوں نے بتایا کہ رضا علی حبیب ہے جو کہ سی ایس ایس آفیسر ہیں اور دفتر ہذا میں ڈیپوٹیشن پر صوبائی گورنمنٹ آف خیبر پختونخوا نے تعینات کیا ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Order please, order please.

<u>سردار اورنگزیب</u>: سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ موجودہ جو ڈی جی ہیں گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے، وہ ڈیپوٹیشن پر گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی میں بحیثیت ڈی جی تعینات ہیں، میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ یہ جی ڈی جی کا انہیں چارج دیا گیا ہے یا ڈی جی کی پوسٹ پر تعینات ہیں؟

<u>Mr. Speaker</u>: Order please.

<u>سردار اورنگزیب</u>: اگر یہ ڈی جی صاحب ڈائریکٹر کی پوسٹ پر تعینات ہیں تو انہیں کیا اضافی چارج دیا گیا ہے، ڈی جی کی پوسٹ پر؟ اور دوسری بات سپیکر صاحب یہ ہے کہ یہ انہوں نے کہا ہے کہ ڈیپوٹیشن پر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، ہاؤس ان آرڈر کریں پلیز، پلیز۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: دوسری بات جو منسٹر صاحب سے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: عنایت اللہ صاحب، پلیز۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: سپیکر صاحب، کون منسٹر جواب دے گا مجھے؟

<u>جناب سپیکر</u>: کوئی دے دے گا۔

سردار اورنگزیب: میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب کہ جو موجودہ ڈی جی ہے، جسے ڈیپوٹیشن پر گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کا ڈائریکٹر جنرل تعینات کیا گیا ہے، کیا وہ ڈائریکٹر کی پوسٹ پر تھا اور اسے یہ اضافی چارج دیا گیا ہے یا آیا وہ ڈی جی کی پوسٹ پر؟

Mr. Speaker: Minister for Local Bodies, to respond please.

سردار اورنگزیب: ایک بات، اور دوسری بات سپیکر صاحب، یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ جو رضا علی حبیب صاحب ہیں، ان کو صوبائی حکومت نے ڈیپوٹیشن پر لایا ہے جبکہ یہ چیف منسٹر صاحب کے ڈائریکٹیو ہے جناب سپیکر صاحب، انہوں نے کہا ہے کہ کوئی آدمی صوبائی حکومت کی جو Good governance ہے اس کے اوپر اثر پڑتا ہے اور ڈیپوٹیشن پہ جتنے ملازمین ہیں انہیں واپس اپنے اپنے محکموں میں بھیجا جائے، تو کیا اس سے اس ڈائریکٹیو کی روح میں اس ڈائریکٹیو کی روشنی میں پھر بھی اس بندے کو ادھر ڈی جی لگایا گیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، گلیات ڈیلپمنٹ اتھارٹی میں جو 2016-17ء کو ساڑھے اٹھارہ کروڑ روپیہ گلیات نتھیا گلی کی Beautification کے اوپر لگایا گیا تھا اور وہاں پہ جو انکوائری ہوئی سابقہ ڈی جی اور ڈائریکٹر کے تھرو تو کروڑوں روپے کی وہاں پہ کرپشن ہوئی، ابھی جناب سپیکر صاحب، جہاں پہ ڈائریکٹر جنرل بیٹھتا ہے جس دفتر میں، بیالیس لاکھ روپیہ اس دفتر کا کرایہ ہے سالانہ، جبکہ گلیات ڈیلپمنٹ اتھارٹی کے اندر پچیس ریسٹ ہاؤسز اس کی زیر نگرانی کام کر رہے ہیں، ایک رئیس خانہ موجود ہے یہ بیالیس لاکھ روپیہ کرایہ دے کر صوبائی حکومت کے اوپر اضافی لوڈ کیوں ڈالا گیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں، مجھے اس سے پہلے جو بندہ مجھ سے ہارا ہے، سردار ادریس صاحب، اس کے ممبر تھے گلیات ڈیویلپمنٹ اتھارٹی کے اور مجھے اس سے دور رکھا گیا ہے، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، نذیر عباسی صاحب کو ممبر بنایا گیا ہے لیکن 80 فیصد ریونیو نتھیا گلی، ڈونگہ گلی، چھانگلہ گلی اور کالا باغ سے جنریٹ ہوتا ہے گلیات ڈیلپمنٹ اتھارٹی میں، اب جو لوگ میرے Taxpayer لوگ ہیں وہاں پہ ان کے ساتھ جو مسائل پیش آئیں گے، ان کی نمائندگی کون کرے گا؟ اور دوسری بات جناب سپیکر صاحب، ابھی ابھی جو سسٹم وہاں پہ چل رہا ہے، مجھے اس کی ذرا منسٹر صاحب وضاحت کر دیں کہ ڈی جی صاحب ڈی جی کی پوسٹ پر ہیں، ڈی جی صاحب ڈائریکٹر کی پوسٹ پر تھے اور انہیں ایڈیشنل چارج دیا گیا اور دوسری بات جو ڈیپوٹیشن پہ صبح چیف منسٹر صاحب خود ڈائریکٹیو کرتے ہیں کہ جتنے لوگ ڈیپوٹیشن کے میرے صوبے میں کام کر رہے ہیں، انہیں ہم واپس کریں گے، تو کیا یہ کل انہیں، میں یہ بات نہیں کہتا کہ چیف منسٹر صاحب اپنے فیصلے کرنے میں خود مختار۔۔۔۔

جناب سپیکر: جواب لیتے ہیں۔

سردار اورنگزیب: لیکن ان کو میں یہ ضرور یاد کرانا چاہتا ہوں کہ ان کے اوپر نیب کا کل کیس بنے گا اور اس سے پہلے پہلے اپنا یہ فیصلہ جو انہوں نے کیا ہے، اس کے اوپر عمل درآمد کریں۔

Mr. Speaker: Who will respond? Law Minister, please.

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر سر، I want to thank نلوٹھا صاحب ہمارے بزرگ بڑے بھائی ہیں اور آج شہرام صاحب چونکہ اسلام آباد میں میٹنگ تھی تو انہوں نے Respond کرنا تھا لیکن مجھے لاسٹ منٹ پہ انہوں نے کہا ہے کہ آپ Respond کردیں۔ سر، یہ سوال انہوں نے Basically جو پوچھا ہے۔ وہ گلیات ڈیلپمنٹ اتھارٹی کے جو ڈی جی ہیں ان کے بارے میں ہے Basically ذرا کلیئر ہونا چاہیئے اس کا جواب جو ہے ڈیپارٹمنٹ نے مکمل دے دیا ہے سر، سوال میں یہ ہے کہ ڈی جی کون ہے؟ مطلب ہم نے دیکھنا ہے کہ انہوں نے سوال کیا پوچھا ہے، ڈی جی کون ہیں؟ ڈی جی کا نام بتادیا ہے کہ ڈی جی کا نام رضا علی حبیب ہے اور یہ بھی بتایا جو کہ اس کے بعد ہے، اس کی قابلیت کیا ہے؟ تو اس کے بارے میں جواب میں ہے کہ He is a CSS officer اور یہ بھی بتادیا ہے کہ وہ ڈیپوٹیشن پر صوبائی گورنمنٹ میں تعینات ہیں سر، اس کے علاوہ انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ ان کی تنخواہ اور دیگر مراعات کی تفصیل بھی بتائی جائے تو سر، کوالیفکیشن میں سی ایس پی آفیسر MS in Project Management, KAIS Institute of Technology Islamabad سے پھر BS, Computer System Engineering ہے۔ اس کے علاوہ سر، دوران ملازمت انہوں نے LUMS سے سرٹیفائیڈ کورسز کئے ہیں اس میں Human Resource and Development, Monitoring and Evaluation, Financial Management یہ ان کی کوالیفکیشن ہے، مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ یہ کوئی ایسے آفیسر ہیں کہ وہ Deserve نہیں کرتے، صوبائی گورنمنٹ نے یہ ساری کوالیفکیشن LUMS اگر انسٹی ٹیوٹ ہے تو پاکستان کی سطح پہ ہے، سی ایس پی گروپ جو ہے تو وہ میرے خیال میں ایک زبردست Superior Service کا ایک گروپ ہے۔ اس کے علاوہ یہ جو کورسز میں نے آپ کو بتائے ہیں سر، اس کے بعد ان کی مراعات کیا ہیں، یہ پوچھا گیا ہے؟ تو اس میں جواب دیا گیا ہے کہ ان کی تنخواہ ایک لاکھ اکیس ہزار گیارہ روپے جو ہے، وہ ان کی تنخواہ ہے، گاڑی ان کے پاس جو ہے ٹیوٹا ویگو جو ہے بمعہ ڈرائیور ان کے پاس ہے کیونکہ وہ ادارے کے پرنسپل اکاؤنٹنگ آفیسر ہیں تو ان کو گاڑی چاہیئے ہوتی ہے جبکہ مذکورہ آفیسر کو رہائش کی سہولت میسر نہیں ہے، تو سر، جواب جو ہے

وہ یہاں پہ آ چکا ہے پورا کمپلیٹ، اب نلوٹھا صاحب بڑے Respectable ہیں ہمارے، انہوں نے تین چیزوں کی طرف نشاندہی کی ہے، ایک انہوں نے ڈیپوٹیشن کے بارے میں پوچھا ہے، تو سر، This is not the only or the first or the last officer کہ وہ ڈیپوٹیشن پہ تعینات ہوئے ہیں، ڈیپوٹیشن پہ اور لوگ بھی صوبے میں تعینات ہیں، یہ ڈائریکٹیوز کی جو بات کر رہے ہیں تو یہ ہماری حکومت کا ایک پلان ہے اور ایک ڈائریکٹیو اس لئے ایشو بھی ہوا ہے کہ ڈیپوٹیشن یہی میں کہہ رہا ہوں آپ کو سپورٹ کر رہا ہوں، آپ کے ڈائریکیٹوز آپ جو دکھا رہے ہیں کہ ڈیپوٹیشن پہ جتنے بھی لوگ ہیں تو یہ پراسیس ابھی شروع ہے To send them back to their parent government, to their parent departments اور اس کا مقصد بھی یہ ہے کہ جو ریگولر ایمپلائز ہیں اسی ڈیپارٹمنٹس کے یا جو ہماری گورنمنٹ، پراونشل گورنمنٹ کے، تو انہی کو یہ ذمہ داریاں دی جائیں لیکن اس میں کوئی Illegality as such اس وقت نہیں ہے، بالکل یہ ہمارا پلان ہے اور یہ آفیسر بھی اسی پلان کے تحت آئیں گے، As and when ہم اچھے آفیسر کو تعینات کریں گے تو یہ ڈیپوٹیشن والے آپ دیکھیں گے کہ Step by step یہ واپس جائیں گے۔ سر، دوسری بات، جی ڈی اے آفس کی بات کی انہوں نے This issue was raised the other day in a meeting with the Chief Minister، چونکہ پراونشل گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ جتنے بھی ریسٹ ہاؤسز ہیں تو وہ ہم ٹورازم کے لئے استعمال کرنا چاہ رہے ہیں تو اس وجہ سے بلکہ میرے خیال میں کچھ ڈیپارٹمنٹس نے، اکبر صاحب نے بھی یہ پوائنٹ Raise کیا تھا ان کے سی اینڈ ڈبلیو آفس بھی، تو یہ چیزیں بھی گورنمنٹ دیکھ رہی ہے یہ ہمارے نوٹس سے باہر نہیں ہیں لیکن چونکہ وہ پالیسی ہے کہ ہم نے گورنمنٹ ریسٹ ہاوسز کو ٹورازم کے لئے ہم استعمال کرنا چاہ رہے ہیں تو یہ ایک Valid point ہے، Well taken اس چیز کو میں آگے لے کے چلا جاؤں گا، ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، وہ دیکھ لیں کہ اگر ایک آدھ ریسٹ ہاؤس آفس کے لئے ہم دے سکتے ہیں جس طرح سی اینڈ ڈبلیو کو بھی چاہیئے، لوکل گورنمنٹ کو بھی، جی ڈی اے کو بھی چاہیئے تو میرے خیال میں کوئی بری بات نہیں ہے سر، باقی جواب آ چکا ہے، میری ریکویسٹ آنریبل ممبر سے یہی ہے کہ وہ جواب آ چکا ہے، جو پوائنٹس انہوں نے Raise کئے اس کا نوٹس ہم لے چکے ہیں، اس کے اوپر ڈیپوٹیشن پہ اور جی ڈی اے کے آفس کے بارے میں، باقی آپ وہاں کے آنریبل ممبر ہیں، مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ چونکہ وہ وہاں سے ممبر ہیں اور جی ڈی اے میں ان کا انٹرسٹ بھی بہت زیادہ ہے، چونکہ لوکل ممبر ہیں، وہاں پہ وہ ہیں، نذیر عباسی صاحب بھی ہیں ہمارے آنریبل ممبر، تو ان کا ایک ایشو یہ بھی ہے اور وہ میں

نے بھی Take-up کیا ہے چیف منسٹر صاحب کے ساتھ، ہماری وہ بات ہماری ہوئی ہے تو ان شاء اللہ ان کے جتنے بھی خدشات ہیں وہ ٹھیک ہیں اور سر، میں ایک آخری ریکویسٹ نلوٹھا صاحب، میں آخری ایک ریکویسٹ کرنا چاہ رہا ہوں، آخری ایک ریکویسٹ، کل بھی دیکھیں سر، یہ کوئسچنز آور شروع ہوئے ابھی تقریباً بارہ منٹ یا پندرہ منٹ ہو چکے ہیں سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ Substantial points پہ جواب آجاتا ہے، اگر کوئی نئی بات ہے تو نیا کوئسچن لے آئیں، اس طرح اگر ڈیبیٹ پہ ڈیبیٹ ہو، ہمیں کوئی پرابلم نہیں، ہم تو ایک سوال کے جواب میں سارا کوئسچن آور گزار دیں گے، ہمارے لئے تو آسان ہے لیکن آنریبل ممبرز اپوزیشن کے ہی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے کوئسچنز ہیں، تیاری کر کے آتے ہیں تو ریکویسٹ یہی ہوگی کہ جب کوئی بڑا ایشو نہ ہو تو ان سے Withdraw کر لیا جائے تاکہ اور ممبرز کو بھی ٹائم مل سکے، اپوزیشن کو ٹائم مل سکے۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر صاحب، یہ کوئی معمولی ایشو میں نے نہیں اٹھایا ہے، منسٹر صاحب نے جواب جو پڑھ کے سنایا ہے بالکل وہ جواب میں نے بھی پڑھا ہے۔ میں نے ان کو یہی بات کہی ہے کہ یہ جو موجودہ ڈی جی ہے، اس کو اضافی چارج آپ نے دیا ہوا ہے یا یہ ڈی جی کی پوسٹ پر لگا ہوا ہے؟ میری معلومات کے مطابق یہ ڈائریکٹر کی پوسٹ پر ادھر لگا ہوا ہے اور اس کو ایڈیشنل چارج دیا گیا ہے جس کے چھ مہینے ہو گئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے مجھے بڑے اچھے طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی ہے سپیکر صاحب، میں یہ کہتا ہوں کہ جتنے افسران ہیں جو بیسویں گریڈ کے ہیں، اٹھارہویں گریڈ کے صوبے کے لوگ ہیں، ان کی کیوں آپ حق تلفی کر رہے ہیں، ایک شخص کی خاطر؟ کیا ادھر باقی لوگ اس صوبے میں قابل لوگ نہیں ہیں، باقی دیانتدار لوگ نہیں ہیں، پڑھے لکھے لوگ نہیں ہیں، کیا وہ ڈی جی کی پوسٹ پر بیسویں گریڈ کے آدمی کو تعینات نہیں ہونا چاہیئے؟ میں تو جناب لاء منسٹر صاحب، میں تو حکومت کے نوٹس میں وہ بات لانا چاہتا ہوں، جہاں پہ Irregularity ہے، آپ بالکل یہ نہ کہیں، آپ کی حکومت نے شفافیت کا نعرہ لگایا تھا، شفافیت کی بات کریں کہ یہ Irregularity ہے، آپ ڈیپوٹیشن پہ ایک آدمی کو اٹھا کے ریلوے سے ادھر لگا رہے ہیں ڈی جی کی پوسٹ پر، کیا یہ باقی صوبے میں افسر نہیں ہیں آپ کے پاس؟ آپ کی حکومت ہے، مجھے نہیں اعتراض اس کے اوپر لیکن سپیکر صاحب، اس کا جواب مجھے چاہیئے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، نلو ٹھا صاحب۔ لاء منسٹر صاحب، یہ آپ چیک کرلیں، جیسے نلو ٹھا صاحب نے کہا جو بھی پوسٹیں خالی ہیں، ان پہ دوسرے لوگ تعینات ہوں، فوراً تاکہ کام Speedup ہونا چاہیئے اور یہ Dual Charge والے سسٹمز ختم ہونے چاہئیں اگر کسی جگہ پہ ہے جی۔

سردار اورنگزیب: کمیٹی کے حوالے کیا جائے میرا یہ سوال۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جواب تو انہوں نے دے دیا ہے آپ کو۔

سردار اورنگزیب: سر، وہ جواب تو مجھے لکھ کے انہوں نے بھی دے دیا ہے، میں اس جواب کی بات، اصل بات مجھے بتائی نہیں ہے میرے منسٹر صاحب نے کہ ایک آدمی ڈائریکٹر کی پوسٹ پر لگا ہوا ہے، چھ مہینے سے اس کے پاس ایڈیشنل چارج ہے، کیا اور کوئی افسر نہیں ہے یہاں پہ بیسویں گریڈ کا جس کو ڈی جی لگایا جائے؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر، یہ کہتے ہیں جی ک،میٹی میں بھیج دیں۔

وزیر قانون: سر، میں ایک بار پھر یہی ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ کمیٹی میں مطلب آپ کے جو دو پوائنٹس آ گئے ہیں تو یہ Speedily address ہو جائیں گے، میں آپ سے کمٹمنٹ کر رہا ہوں بطور منسٹر آف دی کیبینٹ، میں آپ، میں آپ کو۔

جناب سپیکر: جی۔

سردار اورنگزیب: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس نے کرپشن کی ہے اور اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، میں کہتا ہوں کہ اس کو آپ کمیٹی میں بھیجیں، اگر آپ شفافیت چاہتے ہیں تو اس کو آپ کمیٹی میں بھیجیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

وزیر قانون: سر، میں پھر بھی ریکویسٹ کر رہا ہوں نلو ٹھا صاحب سے کہ جو دو ایشوز ہیں، وہ اپنا ایشو حل کرانا چاہ رہے ہیں تو کمیٹی میں۔۔۔

سردار اورنگزیب: اس کو میں کہتا ہوں کہ آپ کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: اس پہ کافی بات ہو گئی ہے۔

وزیر قانون: سر، گورنمنٹ اس کو Oppose کرے گی، We will not take it to the Committee, sorry

جناب سپیکر: ہاؤس کو Put کروں؟

سردار اورنگزیب: سر، اس کو کمیٹی میں آپ بھیجیں، ہاؤس کو Put کریں، پتہ چلے کہ آپ شفافیت چاہتے بھی ہیں کہ نہیں چاہتے ہیں؟ صوبائی حکومت میں کرپشن ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، دیکھیں ایک منٹ آپ نے اس میں دو تین باتیں پوائنٹ آؤٹ کی تھیں، آپ نے دو تین باتیں Raise کی تھیں اس میں جس کا انہوں نے آپ کو تفصیل سے جواب دے دیا، کرپشن آپ نے اس میں Raise ہی نہیں کی ہوئی ہے، اس کے لئے تو آپ الگ سے کوسچن دے دیں لیکن انہوں نے آپ کو بتادیا ہے کہ وہ بندہ وہاں پہ لگا ہوا ہے اور پورے صوبے میں لگے ہوئے ہیں، اور جو یہ ڈائریکٹیو کی بات انہوں نے بتادی کہ یہ سارے صوبے میں یہ ختم کئے جارہے ہیں، جب سارے صوبے میں ہونگے وہ بھی ڈیپوٹیشن ختم ہو جائے گی، تو میرے خیال میں Answer آپ کا کافی۔۔۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ جو ڈی جی کی پوسٹ پر وہاں کام کر رہا ہے، یہ ڈائریکٹر کی پوسٹ پر ہے، اس کو ایڈیشنل چارج دیا گیا ہے یا ڈی جی کی پوسٹ پر انہوں نے تعینات کیا ہے؟

وزیر قانون: سر، جواب میں بڑا کلیئر ہے، سر، میں یہی بار بار کہہ رہا ہوں کہ وہ اپوزیشن کے دیگر ممبرز کا ٹائم کوسچن کا وہ ضائع ہو رہا ہے، جواب ہم نے دے دیا ہے کہ وہ ڈی جی کی پوسٹ پر ہے اس وقت۔

جناب سپیکر: دس کوسچنز ہیں ہمارے پاس، وہ پھر رہ جائیں گے۔

وزیر قانون: سر، وہ تین سال تک ہے، تین سال تک ریگولر ڈی جی کی پوسٹ پر لگا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 706، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: جی۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 706 اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سر، اس کا کوئی مجھے اس وقت تک میں مطمئن نہیں ہوا ہوں سپیکر صاحب۔

(شور اور قطع کلامیاں)

سردار اورنگزیب: اگر شفافیت ہے، اس میں کوئی Irregularity نہیں ہے تو منسٹر صاحب کو کیوں اعتراض ہے سپیکر صاحب؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: مجھے ایک منٹ دیں اگر آپ اس کو کمیٹی میں نہیں بھیج رہے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، ٹائم ضائع ہو جائے گا، کل بھی کوئسچنز رہ گئے ہیں، بس جس کا جو مووَر ہے ایک وہ بات کرے اور ایک آدھ بندہ سپلیمنٹری اور کرے تاکہ سب کے کوئسچنز ہم لے لیں، ہر ایک کو ٹائم نہیں دینا چاہیئے، ابھی لاء منسٹر صاحب فیصلہ کریں، کیا کریں Put کروں ہاؤس میں؟

وزیر قانون: سر، ایک تو انہوں نے یہ جو ڈی جی کی بات کی ہے تو وہ ریگولر ڈی جی کی پوسٹنگ ہے تین سال کے لئے اس طرح نہیں ہے کہ اس کو اور دوسرا، دوسرا یہ ہے کہ-----

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، مجھے ایک منٹ دیا جائے۔

وزیر قانون: سر، یہ تو ہمارا ابھی کوئی Stance ہو گا ، یہ تو نہیں ہو گا کہ ہم ہر ایک چیز کو کمیٹی میں بھیجیں گے، ہم تو ہر چیز کمیٹی میں جانے دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ریگولر ڈی جی ہے۔

وزیر قانون: سر، اس پر ہم We will not take it to the Committee ، میں نے جواب دے دیا ہے، جب ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ نہیں جانے دے رہا ہے۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ ریگولر ڈی جی ہے تو پھر وہ بات ختم ہو گئی۔

سردار اورنگزیب: سر، اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، وہاں سب کلیئر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: نہیں وہ کہہ رہے ہیں ناکہ He is a regular DG، سلطان صاحب، آپ یہی کہہ رہے ہیں کہ ریگولر ہے، جو جواب ہے، ڈی جی ریگولر ہے؟

وزیر قانون: ریگولر ہے۔

جناب سپیکر: ریگولر ڈی جی ہے تو بات ختم ہو گئی ہے، بس نلوٹھا صاحب، ریگولر ڈی جی ہے، نلوٹھا صاحب، میرے پاس ایک ہی حل ہے، یا تو میں Put کروں ہاؤس کو یا میں اگلے کوئسچن میں جاؤں I want one solution. The Question before the House is that the matter moved by Aurangzaib Nalotha Sahib, 809, may be referred to the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

.جناب سپیکر: No والے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں، کاؤنٹ کر لیں، پہلے Yes والے کھڑے ہو جائیں، Yes والے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو جائیں 'No' والے تشریف رکھیں 'Yes' والے پہلے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔29 Versus 42

(تالیاں)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر706،اورنگزیب نلوٹھاصاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، میں بات کرتاہوں۔

سرداراورنگزیب: بابک صاحب، بات کرلیں جی، بس میں نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: کیا؟ جی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، بالکل آپ کا شکریہ کہ آپ نے آج کوئسچنز آور ٹھیک ٹھاک طریقے سے چلایا لیکن بعض اوقات کوئسچن سے زیادہ ضروری اور زیادہ اہمیت کے حامل جو مسائل ہوتے ہیں، وہ ہمارے لئے بہت ضروری ہیں اور جناب سپیکر، آج ہمیں عجیب بھی لگ رہا ہے کہ ہم نے اس اسمبلی سے یک زبان ہوکر ہندوستان کو ہم نے ایک پیغام دیا لیکن بد قسمتی سے پھر بار بار ہم حکومتی وزراء سے ریکویسٹ کرتے چلے آرہے ہیں اور بار بار ہماری یہ خواہش بھی رہی ہے اور ہماری کوشش بھی رہی ہے جناب سپیکر، کہ جو ہمارے اپوزیشن ممبران کے جو مسائل ہیں، خصوصاً فنڈز کے حوالے سے اور پھر پچھلے گئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، This is irrelevant، ہم کوئسچنز آور میں ہیں۔

جناب سردار حسین: کوئسچنز آور ہم نہیں اٹھارہے ہیں، کوئسچنز آور ہم نہیں کررہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں کررہے ہیں یہ۔

جناب سردار حسین: آپ نے مجھے فلور دیاہے اور مجھے بات کرنے دیں، پلیز۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، آپ ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں، میں ایک ایک کوئسچن کا نمبر بولتا ہوں، جو لوگ کھڑے نہیں ہونگے تو وہ ختم ہو جائے گا، ایک منٹ کے لئے ایک منٹ آپ ہی کو ٹائم دیتا ہوں لیکن اس کالاء ہے، میں کوئسچن نمبر پڑھتا ہوں، جب کوئی کھڑا نہیں ہوگا تو کوئسچنز آور ختم، کوئسچنز آور ختم کردیتے ہیں جب کوئی کھڑا نہیں ہوگا۔ نلوٹھاصاحب، 706

*706 سرداراورنگزیب: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سول کوارٹر میں پرانے رہائشی کوارٹرز کو گرادیاگیاہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ جگہ پر نئے فلیٹس تعمیر کرنے کاارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر موصلات و تعمیرات)</u>: (الف) جی ہاں، پرانے رہائشی 47 کواٹرز گرا دیئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں، حکومت مذکورہ جگہ پر نئے فلیٹس تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

CONSTRUCTION OF CIVIL QUARTERS KOHAT ROAD PESHAWAR

The Tender advertised first time on 19/9/2018 and financial opening on 9/01/2018, the lowest Contractor quoted their rate 8.75%, above on MRS-2017, but the tender was canceled due to high rate. The tender advertised second time on 10/11/2018 and financial opening on 7/12/2018, the lowest Contractor quoted rate 8.5% above on MRS-2017 the tender was again canceled due to high rate. The tender was advertised for third time through Director Information on 18/12/2018 and now the tender opening date is 8th January 2019. The tender was postponed due to strike of Contractors and no bid received /submitted on 8/1/2019. The tender is floated again with the following schedule.

Technical bid was due on 12.02.2019. However, the bid again postponed as the Contractors did not participate in the opening of bid, due to strike of Ministerial staff. The next date for opening the bid will be announced as and when decided by the Director PHA.

The information of the project is as under:-

1.1 Name of Project/Scheme Construction of the Flats at Civil Quarters Peshawar.	
.	(11)1000sft.
1.2 ADP	462/150440(2018-19)
1.3 PC-1 Cost (Original)	Rs.826.975 (M)
1.4 Administrative Approval:	Dated 11/1/2016.
1.5 PC-1 Cost (Revised)	Rs.683.143 (M)
1.6 Administrative Approval	Dated 6/9/2018.
1.7 Status New Or Revised PC-1	Revised.
1.8 Exact Location	District Peshawar.
1.9 Sponsoring Agency:	Government of Khyber Pakhtunkhwa.
1.10 Executing Agency	PHA/ Housing Department.

1.11 O &M Agency: Government of Khyber Pakhtunkhwa.
1.12 Allocation in ADP Rs.32.355 (M)
1.13 Release Rs.6.178 (M)
1.14 Period of Completion: 36 Months.
1.15 No. of flats in original PC-1 128 No.
1.16 No. of Flats in Revised PC-1 96 No.
1.17 No. Flats at reach floor in Original PC-1. 24No.
1.18 No of flats at each floor in Revised PC-1 24 No.
1.19 Area of flats: 1000 Sft.
1.20 Total no of Story B+4.

جناب سپیکر: 706 پر نہیں آپ نے کرنا، 749، اورنگزیب نلوٹھا۔

*749 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر ہاؤسنگ ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے نشتر آباد پشاور میں بوسیدہ بنگلوں کو گرا کر نئے فلیٹ تعمیر کرنے کا وعدہ کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پانچ سال گزرنے کے باوجود بھی اس پر پیشرفت نہیں ہوئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) نشتر آباد پراجیکٹ جو کہ 37 کنال رقبہ پر محیط ہے، یہ پراجیکٹ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے مورخہ 19-01-2017 کو محکمہ ہاؤسنگ کے حوالے کیا تھا، محکمہ ہاؤسنگ نے نشتر آباد پراجیکٹ کی فزیبلٹی سٹڈی پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت شروع کی ہے، جس کی مفصل رپورٹ مورخہ 15-01-2019 کو مکمل ہونی تھی لیکن کنسلٹنٹ نے جو ڈرافٹ رپورٹ جمع کرائی، اس میں کچھ دستاویزات کی کمی تھی، لہذا کنسلٹنٹ دوبارہ مکمل رپورٹ 18-02-2019 کو جمع کرائیں گے جس کو بعد ازاں محکمہ پلاننگ ڈیویلپمنٹ سے منظور کیا جائے گا جس کی باقاعدہ منظوری کے بعد اخبار میں اشتہار دے کر کنسٹرکشن کا آغاز کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: 823، جناب خوشدل خان صاحب۔

*823 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ یہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) پشاور بی آر ٹی میں سفر کرنے کا مجوزہ کرایہ کتنا تجویز کیا گیا ہے؛

(ب) منصوبے کی تکمیل اور افتتاح کے بعد متوقع ماہانہ اور سالانہ اخراجات بشمول تنخواہیں ودیگر مراعات، ایندھن، مرمت، ٹیکس اور قرضے کی قسط کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) منصوبے کی تکمیل کے بعد ماہانہ اور سالانہ کتنے مسافر سفر کر سکیں گے، نیز ماہانہ اور سالانہ کتنی آمدنی متوقع ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ):</u> (الف) پشاور بی آر ٹی کے لئے مجوزہ کرایہ فی الحال زیر غور ہے، پشاور میں موجود پبلک ٹرانسپورٹ کے کرایہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کرایہ کی شرح کم از کم 10 روپے سے شروع ہو کر زیادہ سے زیادہ 55 روپے تجویز کی جارہی ہے۔

(ب) منصوبے کی تکمیل اور افتتاح کے بعد تمام اخراجات ملا کر متوقع سالانہ خرچہ تقریباً تین ارب روپے جبکہ ماہانہ خرچہ تقریباً 265 ملین روپے ہوگا، قرضے اور اقساط کی تفصیل خیبر پختونخوا حکومت سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

(ج) منصوبے کی آمدنی کا درست تخمینہ کا انحصار اس بات پر ہے کہ آپریشن شروع کرنے کے بعد بسوں میں روزانہ کتنے مسافر سفر کرتے ہیں؟ پراجیکٹ کنسلٹنٹ کے اندازے کے مطابق تقریباً 3,75,000 مسافر روزانہ (11 ملین ماہانہ) بی آر ٹی بسوں میں سفر کریں گے، اس بنیاد پر متوقع سالانہ آمدن 3.3 ارب روپے اور ماہانہ آمدن 275 ملین روپے ہوگی۔

<u>جناب سپیکر:</u> 831، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

*831 _ <u>جناب سردار حسین:</u> کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) سال 18-2017ء حلقہ پی کے 22 بونیر میں روڈز سیکٹر میں ایم اینڈ آر فنڈ مختص کی گیا تھا، یہ رقم کہاں کہاں اور کتنی خرچ کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات):</u> (الف) جی ہاں، مالی سال 18-2017ء میں ضلع بونیر کی مختلف سڑکوں کی مرمت کے لئے (M) 48.400 روپے مختص تھے، جس میں ضلع بونیر کے حلقہ پی کے 22 کی سڑکوں کی مرمت کے لئے (M) 11.200 رقم مختص کی گئی تھی اور اس کی انتظامی منظوری بھی مورخہ 16-02-2018 کو دی جاچکی تھی، ورک آرڈر بھی ٹھیکیداروں کو جاری کیا گیا تھا لیکن اب 30 جون 2018 کو صوبائی حکومت نے مطلوبہ فنڈز ریلیز نہیں کیا گیا تھا اس فنڈز کی بحالی کے لئے کوششیں جاری ہیں اور محکمہ خزانہ کو چھٹی نمبر Acct:/C&W/1-7/M&R/2018-

Dated 01-10-2018 19 سے فنڈز کی ریلیز کی درخواست کی گی، جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

*828 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مین صوابی روڈ سے علاقہ خدوخیل کی طرف جانے والی سڑک کی حالت انتہائی خستہ حال ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت عوام کی سہولت کے لئے مذکورہ سڑک کی دوبارہ تعمیر و پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات وتعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ روڈ کی مرمت و بحالی کے لئے تقریباً تخمینہ لاگت 23.448 ملین روپے ہے جو کہ موجودہ (ADP-2018-19) میں شامل نہیں ہے، جبکہ اگلے سال (2019-20) کی (Draft ADP) میں شامل کرنے کے لئے بھیجا جائے گا۔

جناب سپیکر: 827، جناب سردار حسین بابک صاحب۔

*827 _ جناب سردار حسین: کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موضع چرکوٹ تا غازی اور موضع چرکوٹ تا منگل تھانہ پی کے 22 بونیر میں سڑکوں کے ٹینڈرز کئی سال پہلے ہوئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سڑکوں کی تعمیر کو یقینی بنانے اور مکمل کرنے کے لئے فنڈ کا اجراء کب تک ہو گا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات وتعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) صوبائی حکومت نے ضلع بونیر کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے مبلغ 200 ملین روپے منظور کئے، جن میں 8 ذیلی روڈز شامل ہیں، جبکہ متعلقہ روڈ موضع چرکوٹ تا غازی کوٹ 3.30 km اور موضع چرکوٹ تا منگل تھانہ 22.1km بونیر کے لئے بالترتیب 45 ملین اور 15 ملین بالترتیب روپے مختص کئے گئے اور ان سڑکوں پر کام مورخہ 03-06-2016 کو شروع ہو چکا ہے اب تک مبلغ 4.90(M) اور 5.195(M) روپے خرچ کئے جا چکے ہیں البتہ کام کو پایا تکمیل تک پہنچانے کے لئے 38.952(M) اور 11.70 (M) فنڈز درکار ہیں، تفصیل درجہ ذیل ہے۔ (تفصیل ایوان کو مہیا کی گئی)

جناب سپیکر: 835، جناب بہادر خان صاحب۔

*835 _ جناب بہادر خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2015ء سے 2018ء تک پی کے 16 ضلع لوئر دیر میں سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کا کام شروع کیا گیا ہے، جس کے لئے فنڈ منظور ہوا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن سڑکوں پر کام شروع کیا گیا تھا ان پر کام جاری ہے یا بند ہوا ہے، نیز شلکنڈی تاٹا کورو روڈ، شلکنڈی تا گودر، کوٹگی پائخیل سے ماخئے درہ، گوسم پی سی سی روڈ، پی سی سی روڈ چار منگو یوسی سر برکلئے، پی سی سی ٹانگے شاہ یوسی معیار، میاں کلی سے کامبٹ بائی پاس غوڑہ بانڈہ جان پاس ثمر باغ مختلف لنک روڈ، نوکوٹور روڈ اور حصارک روڈ تا حال مکمل نہیں کیا گیا، جس سے مقامی لوگوں کو آمدورفت میں انتہائی مشکلات ہے، آیا صوبائی حکومت ان نامکمل سڑکوں کو تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) شلکنڈی تاٹا کورو روڈ شلکنڈی تا گودرا اے ڈی پی نمبر 916/150837 میں اب تک 81.968 ملین روپے دیا گیا، جب کہ تمام مطلوبہ رقم 199.796 ملین روپے ہے، کوٹگی پائخیل سے ماخئی درہ، گوسم پی سی سی روڈ، چار منگو یوسی صد برکلے پی سی سی ٹانگے شاہ یوسی معیار اے ڈی پی نمبر 660/170358 میں اب تک 25.342 ملین روپے دیا گیا ہے، جب کہ تمام مطلوبہ رقم 100.00 ملین روپے ہے، میاں کلے سے کامبٹ بائی پاس غوڑہ بانڈہ جان پاس ثمر باغ لنک روڈ، ٹوکوٹو روڈ اور حصارک روڈ اے ڈی پی نمبر 910/140830 میں اب تک 252.352 ملین روپے دیئے گئے ہیں، جبکہ تمام مطلوبہ رقم 1210.570 ملین روپے ہے جو کہ فنڈ نہ ہونے اور ٹھیکیداروں کے بقایاجات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے کام عارضی طور پر بند ہے، البتہ صوبائی حکومت ان نامکمل سڑکوں کو تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

Mr. Speaker: So the Question hour is over, Ji, Babak Sahib.

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، اور یہ خوشی کی بات ہے کہ آج منسٹر کیمونیکیشن یہاں پر موجود ہیں، جناب سپیکر، اگر آپ ہاؤس کو In order کریں۔

Mr. Speaker: House In order please, order please.

جناب سردار حسین: جناب سپیکر، 'جائیکا' کے حوالے سے ہم نے یہ یہاں مسئلہ اٹھایا، ہم نے بار بار ریکویسٹ کی، بار بار ہم نے ریکویسٹ کی جناب سپیکر، اور ہمیں اس فلور پر یقین بھی دلایا گیا کہ اس طرح نہیں ہوگا اور میرے خیال میں منسٹر صاحب اب بھی اشارتاً مجھے کہہ رہے ہیں کہ ایسا نہیں ہو رہا، لیکن جو منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں جناب سپیکر، ویسا نہیں ہو رہا، جیسا وہ لوگ کہہ رہے ہیں یا جیسا چاہ رہے ہیں، جناب سپیکر، لسٹ میرے پاس موجود ہے، ایبٹ آباد سے لیکر بٹگرام، چارسدہ، چترال، دیر لوئر، دیر اپر، ہری پور، کوہاٹ، کوہستان، ملاکنڈ، مانسہرہ اسی طرح مردان، نوشہرہ، پشاور، جناب سپیکر، اور ساتھ ساتھ آگے جائیں تو صوابی اور باقی جو اضلاع ہیں بونیر جناب سپیکر، 'جائیکا' وہاں بونیر کا میں نے نام لیا، میں نے ذکر کیا، جناب سپیکر، ہمیں معلوم ہے اور میں نے پہلے بھی اسی فلور پر کہا تھا کہ 'جائیکا' کی طرف سے جاپان اور پاکستان کی حکومت کے درمیان ایک معاہدہ ہے اور آج سے نہیں ہے، درانی صاحب محترم یہاں پر بیٹھے ہیں، ان کے دور حکومت میں 'جائیکا' نے یہاں پر کام کیا ہے، اے این پی اور پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں 'جائیکا' نے یہاں پر کام کیا ہے جناب سپیکر، جائیکا کنسلٹنٹ کے ساتھ ڈائریکٹ ہے کنسلٹنٹس فیزیبلٹی بناتے ہیں، پی سی ون بناتے ہیں، رپورٹس دیتے ہیں اور جو فیزیبل سکیمیں ہوتی ہیں جناب سپیکر، وہ 'جائیکا' کو چلی جاتی ہیں اور وہ ان کو Accept کر لیتے ہیں، جناب سپیکر، کسی حکومت نے آج تک یہ نہیں کیا کہ کنسلٹنٹ اور جائیکا کے بیچ میں سیکرٹری، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جو سیکرٹری کمیونیکیشن ہے، وہ بغیر وجہ کے، اس کے پاس اختیار بھی نہیں ہے، وہ اپوزیشن کو مائنس کر کے اپنی نوکری پکی کرنے کے لئے، حکومت کو Oblige کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جناب سپیکر، یہ اختیار اس کو کس نے دیا ہے؟ جناب سپیکر، یہ ٹیکس صرف پی ٹی آئی کے ممبران یا ان کے ووٹر نے جاپان کو واپس نہیں کرنا، یہ جو لون ہے، یہ سارے صوبے کے عوام نے واپس کرنا ہے، اب کیا یہ اختیارات کا ناجائز استعمال نہیں ہے؟ منسٹر صاحب دوبارہ مجھے اشارہ کر رہے ہیں لیکن اگر آپ ہمیں دے رہے ہیں، اپوزیشن کو دے رہے ہیں بار بار اس فلور پر ہم یہ مسئلہ اٹھا رہے ہیں تو آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے کیوں نہیں ہیں؟ یہ جو لاڈلا سیکرٹری کمیونیکیشن ہے جو ماہانہ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ کمیشن لے رہا ہے، اس کو لائیں ہمارے سامنے، وہ کیوں اس طرح کر رہا ہے؟ جناب سپیکر، یہ لسٹ ہمارے سامنے ہے، ہمارے پاس جو راستے بچے ہیں، جو راستے بچے ہیں وہی راستے ہم استعمال کریں گے، ہم وہ لوگ تو نہیں ہیں کہ ہمیں اپنے علاقے کے عوام نے منتخب کر کے بھیجا ہے اور یہاں حکومتی وزراء Public Exchequer کو یا قومی خزانے کو اپنی جاگیر سمجھیں گے اور اپنے اپنے حلقوں

میں بیٹھیں گے اور وہاں پر بانٹیں گے اور ہم یہاں پر خاموش رہیں گے؟ ہم خاموش نہیں رہیں گے، آج ہمارا فیصلہ ہے تو میں اس سپیچ کے بعد ہم یہاں سامنے ہو کر احتجاج کرتے ہیں، منسٹر صاحب یہاں پر آئیں، ہمیں Assure کرائیں، ادھر سے پھر ہم اپنی بات جاری رکھیں گے ان شاء اللہ۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین کھڑے ہو کر احتجاج کر رہے ہیں)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Item No. 02, 'Leave Applications'۔ Leave applications کر دیتے ہیں، Leave applications : محترمہ شاہدہ وحید صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، جناب فیصل امین ایم پی اے صاحب، جناب شہرام خان منسٹر، آج کے لئے، محترمہ آسیہ صالح خٹک صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے، جناب محب اللہ خان منسٹر، آج کے لئے، جناب فضل حکیم خان ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عبدالسلام ایم پی اے، آج کے لئے، جناب عبدالکریم خان ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ عائشہ بانو ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ مومنہ باسط ایم پی اے، آج کے لئے، مفتی عبیدالرحمن ایم پی اے، آج کے لئے، سردار یوسف صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، کامران بنگش صاحب ایم پی اے، آج کے لئے، Leave granted?۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Speaker: Leave is granted.

(Interruption)

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

جناب اکبر ایوب (وزیر تعمیرات و مواصلات): شکریہ جناب سپیکر۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین احتجاج کر رہے ہیں)

جناب سپیکر: بابک صاحب! بابک صاحب!

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین احتجاج کر رہے ہیں)

جناب سپیکر: بابک صاحب! بابک صاحب، میری عرض سنیں، اپوزیشن میری بات سنے۔

وزیر تعمیرات و مواصلات: آپ چپ کریں گے تو میں بات کرلونگا۔

جناب سپیکر: پلیز، یہ ایک ریزولیوشن ہے، یہ ریزولیوشن پاس کرلیں، جو بھارت کے خلاف ہے، اس کو پاس ہونا چاہیئے، لیاقت علی کدھر ہیں؟ پیش کریں، لیاقت علی، یہ ریزولیوشن پڑھیں، ریزولیوشن پاس کرنا ضروری ہے، یہ-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: No,no,go,go اتنا ضروری نہیں ہے، ریزولیوشن ضروری ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین احتجاج کر رہے ہیں)

جناب لیاقت علی خان: شکریہ جناب سپیکر، جناب سپیکر، میں تمام-----

جناب سپیکر: نام پڑھیں، جن جن لوگوں کے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین احتجاج کر رہے ہیں)

جناب لیاقت علی خان: میں محترم اپوزیشن ممبران سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اپنی سیٹس پر بیٹھیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین احتجاج کر رہے ہیں)

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، یہ ریزولیوشن پاس کرنے دیں، آپ تشریف رکھیں، ریزولیوشن پاس کرنے دیں، جی لیاقت علی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب لیاقت علی خان: شکریہ جناب سپیکر، قاعدہ 240 کے تحت قاعدہ 124 کو معطل کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124, may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

جناب لیاقت علی خان: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نام پڑھیں جن جن لوگوں کے سائن ہیں۔

جناب لیاقت علی خان: میں لیاقت علی، نگہت بی بی، عنایت اللہ خان صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، اکبر ایوب صاحب اور محمود جان صاحب۔

جناب سپیکر: جی، پڑھیں۔

اراکین کی آوازیں: اکرم خان درانی۔

جناب لیاقت علی خان: اس کا نام نہیں ہے تو اس لئے میں نے نام نہیں لیا۔

Mr. Speaker: Read-out, please.

قرارداد

جناب لیاقت علی خان: کل مورخہ 25 فروری 2019 کو بھارت نے رات کی تاریکی میں پاکستان آزاد کشمیر پر ایک نہایت بزدلانہ حملہ کیا ہے جبکہ پاکستان کے شیر دل جوانوں نے جوابی کارروائی کی تو بھارت دم دبا کر بھاگ نکلا، شکر ہے کہ کوئی جانی مالی نقصان نہیں ہوا۔ پاکستان ایک پرامن ملک ہے جو اپنے پڑوسیوں کے ساتھ برادرانہ تعلق کا متمنی ہے لیکن اگر کسی پڑوسی یا بیرونی جارحیت کے نتیجے میں پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری خطرے میں پڑے تو پاکستان کو اس کا جواب اچھی طرح دینا آتا ہے، تاریخ اس بات کی گواہ ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ بھارت کے سفیر کو طلب کرکے اس واقعے کی مذمت کرے اور بھارت کو واضح الفاظ میں یہ بتایا جائے کہ اگر آئندہ اس نے ایسی حرکت کی تو پاکستان اپنی دفاع کا حق رکھتے ہوئے اسے منہ توڑ جواب دیگا۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House to pass this resolution? Those who are in favour may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Resolution is passed unanimously.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. ‘Consideration Stage’: The Minister for Finance to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once, Minister for Law, Minister for Law.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes 'and those who are against it, may say 'No'.

(The motion was carried)

(Applause)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to3 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to3 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of, it may say 'Yes' and those who are against it, may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1to3 stand part of the Bill. Mr. Salahuddin, MPA to move his amendment in Clause 4 of the Bill. Lapsed? lapsed? lapsed. So, Salahuddin Sahib is not interested to move his amendment, so now, the question before the House is that the original Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 4 stands part of the Bill. Mr. Salahuddin MPA, to please move his amendment in Clause 5 of the Bill. so the Member does not wish to move, so, this amendment is dropped. Now, the question before the House is that the original Clause 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it, may say, 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 5 stands part of the Bill. Long title and preamble also stand part of the Bill. The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa

Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

<u>Minister for Law</u>: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2019, may be passed.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa,Public Procurement Regulatory Authority (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it, may say, 'No'

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Item No. 10, consideration stage, Minister for Law to please move that The Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Regulatory Authority (Second Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

<u>Minister for Law</u>: Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Second Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that تhe Khyber Pakhtunkhwa،Public Procurement Regulatory Authority (Second Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. 'Ayes' have it, Clauses 1 to and of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that the Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill. Passage stage, the Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Second Amendment) Bill, 2019 may be passed.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Public Procurement Regulatory Authority (Second Amendment) Bill, 2019, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Public Procurement Regulatory Authority (Second Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say, 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. The session is adjourned sine die.

(اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لئے ملتوی ہو گیا)